تجارتی اشتہارات کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں جائزہ

Commercial advertisement in Islamic perspective

فرہاد اللہ[i] صاحب زادہ[ii]

Abstract

One goes anywhere unless it finds hoardings in various shapes and sizes.These ads, which have become an important pattern in the life of traders are indispensable for them than in contemporary reality.But now companies specializing in the production of these ads,Taking advantage of all the modern means of magazines and broadcasts video and audio formats and even mobile Internet services.

Each of these companies have their own philosophy of it, some of which take into account the legitimate controls in advertisements, but other are to make money regardless of the appropriateness of these ads controls legitimacy, and we do our part in this research to highlight the most important of these islamic Perspective controls which must be adhered when designing these commercials ads.

Islam regulates the trade system and provides a sound guideline to its followeres. It has forbidden all the malpractises bieng exercised in business and its advertisement.

The research talks about the commercial advertisements, their types, aims and the opinions of Islamic experts about them. Besides, the research proves that advertisement is permissible according to shar'ia.

i اسسٹنٹ پروفیسر، سنٹر فارریلیجس سٹڈیز کوہاٹ یونیورسٹی

ii پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ اسلامیات یونیورسٹی آف کوہاٹ

اسلام کے دین فطرت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے تمام مسائل کا کامیاب حل پیش کرے۔ چودہ صدیاں اس پر شاہد ہیں کہ اسلام نے اس کا ثبوت کس خوبی اور خوبصورتی سے دیا ہے۔ اسلامی نظام معیشت میں افراط ہے نہ تفریط۔ جہاں انسان کو کمانے کی آزادی دی گئی ہے وہاں کچھ حدود وقیود بھی وضع کیے ہیں۔ اسلام کا امتیاز ہے کہ حلال وحرام کی تفریق قائم کی اور وضاحت کی کہ نفع کمانے کا کونسا طریقہ حلال ہے اور کونسا حرام۔ اشتہارات بھی تجارتی معاملات میں سے ہیں اور تجارت اصلاً مباح عمل ہے۔

اسلامی معاشرے میں ایسے طریقے سے تشہیر کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹے، انسانیت کی تذلیل ہو، عفت وپاکدامنی اور اچھے اخلاق کا شیرازہ بکھر جائے ممنوع ہے۔ زیر نظر بحث میں تجارتی اشتہارات کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اشتہار کی لغوی اور اصطلاحی مفہوم

لغت میں اشتہار کسی چیز یا خبر کو مشہور کرنے کو کہتے ہیں خواہ وہ آواز کے ذریعے ہو، کاغذ، اشکال یا ماڈل کے ذریعے سے ہو۔

عربی لغت میں اس کے لئے اَلْاِعْلَان[1]، اَلظُّهُوْر[2]، اَلْجَهْر[3] اور "شَاع"[4] کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اصطلاحی لحاظ سے فقہاء اشتہار کو اَلْاِعْلَان کے معنی میں لیتے ہیں[5]۔

تاجروں کے نزدیک اشتہار سے مراد کسی چیز یا خبر کو پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اس طرح نشر کرنا ہے کہ لوگ اس چیز کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس کی طرف رجوع کریں[6]۔ مارکیٹ میں موجود مصنوعات ان کی مختلف انواع واقسام اور فوائد صارفین کو پہنچانے کا بہترین ذریعہ تشہیر (Advertisement) ہی ہے۔

امریکہ کے Shopping Association کے مطابق اشتہار (Advertisement) کی تعریف درج ذیل ہے:

"Various aspects of activities that lead to the publication or broadcast advertising different messages visible or audible to the public for the purpose of urging him to buy goods or

services, or in order to induce him to the acceptance of the good ideas, people, or undeclared facilities[7]."

"ایسی سرگرمیاں جس کے ذریعے کوئی اپنے پیغام کو مختلف سمعی یا بصری صورتوں میں عوام کے لئے نشر کرے تا کہ انہیں مختلف اشیاء یا خدمات (Services) خریدنے پر آمادہ کیا جاسکے یا انہیں اچھے خیالات، اشخاص یا غیر مشتہر سہولیات قبول کرنے پر تیار کیا جاسکے۔"

اشتہارات یا ایڈورٹائزنگ کاروبار کو ترقی دینے اور بڑھانے میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ موجودہ دور میں اس کے لئے پرنٹ والیکٹرانک میڈیا، ہورڈنگز، فلائر، بروشر، ای میل، ویب سائٹ ایڈ، ریڈیو اور موبائل SMS وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

تجارتی اشتہارات اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

1. تجارتی اشتہارات کے جائز ہونے کے دلائل

تجارتی اشتہارات مختلف قسم کے سامان کی فروخت کو عام کرنے کا ایک وسیلہ ہے اس طرح یہ خرید و فروخت کے متقدمات کے زمرے میں آتے ہیں۔ آسان الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ مصنوعات کی تشہیر تجارتی معاملات میں سے ہے اور تجارت اصلاً مباح عمل ہے جب تک اس کے کسی پہلو کے عدم جواز پر کوئی ثبوت نہ ملے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّهِ الَّتِيَ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالْطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ.[8]

آپ ﷺ کہہ دیجئے کس نے زینت کے اس سامان کو حرام قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے "بندوں کے لئے پیدا کیا ہے، اور (اسی طرح) پاکیزہ رزق کی چیزوں کو؟"

خرید و فروخت کے جواز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا[9] "یعنی اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔"

قرطبیؒ فرماتے ہیں:

فَالْعُمُومُ يَدُلُّ عَلىٰ إِبَاحَةِ الْبُيُوعِ فِي الْجُمْلَةِ ،وَالتَّفْصَيْلُ مَا لَمْ يَخِص بِدَلِيْلِ[10] "یعنی یہ آیت بیع کے جواز پر دلالت کرتی ہے، اس لئے بیع یا اس کے متعلقات کی کوئی حرمت اگر ہو تو دلیل ہی سے ہو سکتی ہے۔"

ابن حجر عسقلانیؒ اس آیت کی توضیح میں فرماتے ہیں:

وَالْآيَةُ أَصْلٌ فِي جَوَازِ الْبَيْعِ، وَلِلْعُلَمَاءِ فِيهَا أَقْوَالٌ أَصَحُّهَا أَنَّهُ عَامٌّ مَخْصُوصٌ، فَإِنَ اللَفْظَ لَفْظُ عَمُوْمٍ يَتَنَاوَلُ كُلَّ بَيْعٍ فَيَقْتَضِي إِبَاحَةِ الْجَمِيعِ، لَكِنْ قَدْ مَنَعَ الشَّارِعُ بُيُوْعاً أُخْرَى وَحَرَّمَهَا فُهُوَ عَامٌّ فِي الْإِبَاحَةِ مَخْصُوصٌ بِمَا لاَ يَدُلُّ اَلدَّلِيْلُ عَلىٰ مَنْعِهِ[11].

"اور یہ آیت اصلاً میں بیع کے جائز ہونے پر ہے۔ اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں صحیح قول یہ ہے کہ یہ عام مخصوص حالتوں کے ساتھ، کیونکہ لفظ تو عام ہے جو ہر قسم بیع کو شامل ہے اور ہر قسم کے بیع کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے لیکن شارع (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے بعض دوسرے بیع سے منع کیا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے تو یہ آیت مخصوص حالتوں کے ساتھ عام ہے جب تک اس کے منع پر کوئی دلیل صادر نہ ہو جائے۔"

ہمیں اشتہارات کے منع اور حرمت پر کوئی خاص یا عام دلیل نہیں ملتی بلکہ اس کے شواہد نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی ملتے ہیں جسے ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ[13] طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ:مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ:أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي[12]

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اناج کے ڈھیر سے گزرے، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیاں تر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اناج کے مالک یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ پانی پڑ گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو نے اس بھیگے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی میرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں)۔"

مذکورہ حدیث میں بیچنے والے اشیاء کی نمائش کا ذکر ہے اور وہ اناج کو کھلے عام رکھنا تا کہ گاہک کی دلچسپی بڑھ جائے جو جدید تجارتی مفہوم میں تجارتی اشتہار سے تعبیر کی جاسکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو ایسا کرنے سے منع نہیں کیا لیکن جب اس میں ملاوٹ کا شائبہ پیدا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا، جو تجارتی سامان کو ملاوٹ اور دھوکہ دہی کے بغیر مشتہر کرانا جائز قرار دیتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے:

قَدِمَ دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِي مِنَ الشَّامِ عِنْدَ مَجَاعَةٍ وَغَلَاءِ سِعْرٍ، وَكَانَ مَعْهُ جَمِيْعَ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ مِنْ بُرٍّ وَدَقِيْقٍ وَغَيْرِهِ، فَنَزَلَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، وَضَرَبَ بِالطَبْلِ لِيُؤْذَنَ النَّاسُ بِقُدُوْمِهِ، فَخَرَجَ النَّاسُ إِلاَّ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً، وَقِيْلَ: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً، قَالَ الْكَلْبِيُّ: وَكَانُوْا فِي خُطْبَةِ الْجُمْعَةِ فَانْفَضُّوْا إِلَيْهَا[13].

"دحیہ بن خلیفہ[14] شام سے قحط اور مہنگائی کے وقت اپنے ساتھ گندم اور ستو وغیرہ لائے جس کو لوگوں کی شدید ضرورت تھی تو وہ تیل کے پتھر کے پاس اترے اور لوگوں کو اگاہ کرنے کے لئے طبل بجادی، تو لوگ (مسجد نبوی سے) نکلے ماسوائے 12 افراد کے، کلبیؒ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جمعہ کے خطبہ کے لئے جمع تھے جہاں سے نکل کر ان کے پاس آئے۔ اس وقت تک آپ ﷺ نماز جمعہ کے بعد خطبہ دیا کرتے تھے۔"

مجاہدؒ اور مقاتلؒ سے یہ واقعہ اس طرح نقل ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَخْطَبُ فَقَدِمَ دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيُّ بِتِجَارَةٍ فَتَلَقَّاهُ أَهْلَهُ بِالدُّفُوْفِ فَخَرَجَ النَّاسُ[15].

"نبی کریم ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی تجارتی سامان کے ساتھ آئے تو ان کے گھر والوں نے دف (طبل) بجا کر خبر دی تو لوگ نکل آئے۔"

اور ایک روایت میں یوں بھی نقل ہے:

فَدَخَلَ رَجُلٌ (أَيْ الْمَسْجِدَ) فَقَالَ: إِنَّ دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيُّ قَدِمَ بِتِجَارَةٍ، وَكَانَ دِحْيَةُ إِذَا قَدِمَ تِلْقَاهُ أَهلَهُ بِالدَّفَافِ، فَخَرَجَ النَّاسُ[16]۔

"ایک شخص (مسجد کے اندر) آیا اور اس نے کہا کہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی اپنی تجارت کا سامان لے کر پہنچ گیا ہے اور جب وہ باہر سے تجارت کا سامان لے کر آتے تھے تو ان کے گھر والے دف (طبل) بجا کر استقبال کیا کرتے تھے تو لوگ باہر نکل آتے۔"

مذکورہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان مصنوعات کی تشہیر کے خاص طریقے رائج تھے جس کے ذریعے لوگ تجارت اور خریداری کے لئے جمع ہوتے تھے جیسا کہ طبل بجانا وغیرہ۔ کہیں بھی یہ ذکر نہیں ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس طرح یہ روایت تجارتی تشہیر کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ بھی مدینہ کے بازاروں میں اپنا سامان تجارت پیش کرتے تھے اور خود یا نوکروں کے ذریعے آواز لگاتے تھے جو اس وقت کے مطابق اشتہار کا ایک مناسب طریقہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا منع کرنا ذکر نہیں جو اس کے جواز کو ثابت کرتا ہے۔

اشتہار چونکہ تاجروں کا شروع ہی سے ایک ضرورت رہی ہے جس کے بہت سے مثبت پہلو موجود ہیں اس لئے اسلام نے اس کی مخالفت نہیں کی ہے کیونکہ اسلام تو آسانی پیدا کرتا ہے مشکلات نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ[17] "اللہ نے تمہارے لئے دین میں تنگی نہیں فرمائی ہے۔"

اگر اشتہار کو ممنوع قرار دیا جاتا تو تاجروں کو اپنے سامان کے خصوصیات کو لوگوں تک پہنچانے میں کافی مشکلات پیش آتیں اور یہ حکم معاشی ترقی میں رکاوٹ بن جاتا خصوصا آج کل جب ساری دنیا اشتہارات کے ذریعے اپنی مصنوعات لوگوں تک پہنچاتی ہے اور یہ مختلف اشتہارات ہی ہیں جو معاشی ترقی میں پیش پیش ہیں۔

تجارتی اشتہارات کا حکم

تجارتی اشتہارات شرعاً جائز ہیں اور اشیاء کی حرمت وحلت میں اصلاً میں اباحت ہے لیکن اس کے باوجود دوسرے فقہی مسائل اس سے متاثر ہوسکتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

واجب اشتہارات

جب اشتہار سے ان اشیاء کی ترویج ہوتی ہیں جس کا حاصل کرنا مسلمانوں کے لئے لازمی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک کی ترویج، یا ایسے ذرائع کا اشتہار جن سے مسلم امہ کا استحکام ہوتا ہے جیسا کہ تعلیمی اشتہارات وغیرہ، وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے عوام الناس کو خبردار کرانا یا قدرتی آفات، سیلاب وغیرہ سے لوگوں کو متنبہ کروانا جن سے ان کی حفاظت ہوتی ہو۔

مندوب اشتہارات

وہ تشہیر جس میں کسی مندوب (مسنون) چیز یا عمل کا اشتہار کیا جائے مثلاً مسواک وغیرہ جو نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

حرام اشتہارات:

یہ ایسی اشتہارات ہیں جن میں حرام چیزوں کا اشتہار کیا جاتا ہے مثلاً عریاں عورتوں کے تصاویر، منشیات، شراب، مردوں کے لئے ریشم اور سونے یا چاندی کے برتن وغیرہ۔ نبی کریم ﷺ کے حدیث میں ان اشیا کی حرمت ان الفاظ کے ساتھ ذکر ہے:

لا تلبسوا الحَرِيرِ، وَلاالدِّيبَاجِ، وَلاتشْرَبوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ،ولا تاكلوا فی صحا فها فانهالهم فِي الدُّنْيَا وَلنا فِي الْآخِرَةِ[18].

"ریشمی کپڑا نہ پہنو، اور نہ دیباج پہنو (جو ایک طرح کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے) اور سونے چاندی کے برتن میں کوئی چیز نہ پیو اور نہ سونے وچاندی کی رکابیوں اور پیالوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ساری چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔"

مکروہ اشتہارات

یہ ایسی اشتہارات ہیں جن میں مکروہات کی ترویج ہوتی ہے مثلاً کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھاتا یا پیتا ہوا دکھایا گیا ہو۔ حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

لَا يَاكُلَنَ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلاَ يَشْرِبَنَ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرِبُ بِهَا[19]

"تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ یہ شیطان کا شیوہ ہے کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔"

مباح اشتہارات

یہ ایسی تجارتی اشتہارات ہیں جو کسی محرمات یا مکروہات سے خالی ہوتے ہیں اور تاجروں کے لئے مفید ہوتے ہیں اور شرعی ضوابط کے عین مطابق ہوتے ہیں نیز جو تخریب کے بجائے تعمیر کا باعث ہوں، جو برائی پھیلانے کی بجائے بھلائی پھیلائے اور جو لالچ کی بجائے قناعت وصبر کے اوصاف اجاگر کریں۔ ایسی تشہیر جو فحاشی، عریانی، بے حیائی اور سفلی جذبات بھڑکانے والی باتوں سے مبرا ہو اور مذکورہ اوصاف کی حامل ہو، اسے مباح اشتہارات کے زمرے میں شامل کیا جائے گا۔

تجارتی اشتہارات کے لئے ضوابط

درج بالا دلائل سے اسلامی شریعت میں تجارتی اشتہارات کا جواز ثابت ہوتا ہے لیکن یہ جواز چند اصول وضوابط کی بنیاد پر ہے جن میں سے اہم ضوابط کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

1. صدق (سچائی)

اسلامی شریعت مسلمان سے اپنے ہر قول اور عمل میں سچا ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہاں ہم صرف تجارتی معاملات میں راست باز ہونے پر قرآن وسنت سے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا[20]

"پیمائش اور وزن کو انصاف کے ساتھ کیا کرو اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کام لو۔"

اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء[21]"سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر، انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

یہ ایک بلند مقام ہے جو سچے تاجروں کو ان کی سچائی کی وجہ سے ملتی ہے، چونکہ تجارت میں بہت سے وسوسوں کا سامنا ہوتا ہے۔ تاجر کے لئے سچا ہونا بہت ضروری ہے اور جو کوئی بھی اس صفت سے موصوف ہوتا ہے اسے دنیوی لحاظ سے بھی کامیابی ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ اسی طرح ذیل کی احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں:

أ- عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ.[22]

"رفاعۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تاجر لوگوں کا حشر، فاجروں (نافرمان لوگوں) کے ساتھ ہوگا سوائے ان کے جنہوں نے (اپنی تجارت میں)

تقوی (یعنی تجارتی معاملات میں خیانت وفریب دہی وغیرہ میں مبتلا نہ ہوئے)، نیکی اور سچائی کا رویہ اختیار کیا۔"

ب- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا[23]

"حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار حاصل رہتا ہے جب تک دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا فرمایا کہ جب تک ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اگر انہوں نے سچ بولا اور صاف صاف وضاحت کی تو ان کے بیع میں برکت ہو گی لیکن اگر کچھ چھپائے رکھا اور جھوٹ بولا تو ان کے بیع سے برکت اٹھالی جائے گی۔"

صدق اور حقیقت بیانی تاجر کی لازمی صفات میں سے ہیں جن کے ذریعے وہ برکت اور رزق کثیر کا مستحق بن جاتا ہے۔ امام غزالیؒ اس کو یوں بیان کرتے ہیں:

إِنَّ مِنْ وَاجِبِ مَنْ يَعْرِضُ سِلْعَةً مَّا، أَنَ يَظْهَرَ جَمِيْعَ عُيُوْبَ الْمَبِيْعِ خَفِيْهَا وَجَلِيْهَا، وَلاَ يَكْتُمُ مِنْهَا شَيْئاً، فَإِنَّ أَخْفَاهُ كَانَ ظَالِماً غَاشاً وَالْغَشُّ حَرَامٌ[24].

"یعنی سامان بیچنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے سامان سے متعلق ہر قسم کے ظاہر اور پوشیدہ نقائص کو ظاہر کریں اگر اس نے اسے چھپایا تو وہ ظالم اور ملاوٹ کرنے والا بن جاتا ہے اور (حدیث کی روشنی میں) ملاوٹ کرنا حرام ہے۔"

اسی طرح بیچنے والے سے بیع کے نقص کو ظاہر کرنے پر زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ کا قول بھی دلالت کرتا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ[25] "یعنی نبی کریم ﷺ ہر مسلمان سے (سامان تجارت میں) نقائص کو ظاہر کرنے کا عہد لیتے تھے۔ اس لئے جب جریر بن عبد اللہ کوئی چیز فروخت کرتے تھے تو اس کی خامیاں واضح کرتے تھے پھر مشتری (خریدنے والا) کو اختیار دیتے تھے اگر خریدنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ واپس کر دو۔"

اور صرف اس پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ ایسی نقائص کا بھی اظہار کرنا چاہئے جس کا بیع سے کوئی تعلق نہیں مگر مشتری کے لئے خیر خواہی اس میں موجود ہو جیسا کہ اس روایت میں ذکر ہے:

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِبَاعٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا أَدْرَكَنَا وَاثِلَةُ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ: يَا عَبدَ اللَّهِ اشْتَرَيْتَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: هَلْ بَيَّنَ لَكَ مَا فِيهَا قُلْتُ: وَمَا فِيهَا قَالَ: إِنَّهَا لَسَمِينَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ قَالَ: فَقَالَ أَرَدْتَ بِهَا سَفَرًا أَمْ أَرَدْتَ بِهَا لَحْمًا قُلْتُ: بَلْ أَرَدْتُ عَلَيْهَا الْحَجَّ قَالَ: فَإِنَّ بِخُفِّهَا نَقْبًا قَالَ: فَقَالَ صَاحِبُهَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَيْ هَذَا تُفْسِدُ عَلَيَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَبِيعُ شَيْئًا إِلَّا يُبَيِّنُ مَا فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ يَعْلَمُ ذَلِكَ إِلَّا يُبَيِّنُه[26]

"یزید ابن مالک، ابوسباع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے واثلہ بن اسقع سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اس کے گھر نکل رہا تھا تو واثلہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے چادر کو گھسیٹے چلے آ رہے تھے تو اس نے پوچھا کہ اے عبد اللہ کیا تو نے اسے خریدا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں، اس نے کہا کہ اس میں جو کچھ (عیب وغیرہ) ہے آپ کو معلوم ہے؟ تو میں نے کہا کہ اس میں کیا ہے! یہ تو ظاہراً اچھی، صحت مند اور خوب فربہ ہے، تو اس نے کہا کہ آپ اسے سفر کے لئے خریدتے ہیں یا گوشت کے لئے؟ میں نے کہا کہ میں نے اسے حج پر جانے کے لئے خریدا ہے، تو اس نے کہا کہ اس کے تلوے تو گھسے ہوئے ہیں (یعنی رفتار کے لئے مناسب نہیں)، اس نے کہا کہ اونٹنی کے مالک نے کہا کہ اللہ آپ کے لئے اسے صحیح کر دے لیکن اس نقص کو چھپانا میرے (بیع) کے لئے مفسد تھا، اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ کسی چیز کو فروخت کر دیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس میں موجود نقص اگر ہو تو واضح کر دیں اور نہ کسی ایسے شخص کے لئے جسے وہ معلوم ہو مگر یہ کہ اسے ظاہر کر دیں۔"

علماء نے اس سے یہ دلیل اخذ کی ہے کہ جب بیع ہو چکا ہو اور مشتری نے مبیع (خریدی ہوئی چیز) کو قبضہ میں لے لیا ہو لیکن اس وقت کوئی نقص معلوم نہ ہوا ہو تو بیع صحیح ہے لیکن مشتری کو اختیار ہے کہ مبیع پر راضی ہو جائے یا اسے واپس کر کے قیمت وصول کریں[27]۔[29] اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایک روایت نقل ہے:

أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ وَجَدَ أَوْ رَأَى بِهِ عَيْبًا فَرَدَّهُ بِالْعَيْبِ فَقَالَ الْبَائِعُ: غَلَّةُ عَبْدِيفَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ[28].

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا پھر اس سے نفع حاصل کی پھر اس میں کچھ عیب پایا جس کی وجہ سے اسے واپس کیا(تو فروخت کرنے والے نے اس کی شکایت پیغمبر ﷺ سے کی)اور کہا کہ اس نے تو میرے غلام سے منفعت حاصل کی ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نفع تو ضامن کا حق ہے۔"

تجارتی اشتہارات ڈیزائن کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ سچ پر مبنی ہو اور کسی ایسی بات پر مشتمل نہ ہو جس سے قرآن یا احادیث کی روشنی میں منع کیا گیا ہو، کئی اشتہارات میں صداقت کم اور مبالغہ آمیزی زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ ذیل کے مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

1. **مثال:** برتن صاف کرنے کے لئے صفائی والے ایک کیمیکل کے اشتہار میں دکھایا جاتا ہے کہ اس کے ایک ہی قطرے سے بہت سارے برتن مکمل طور پر صاف ہوسکتے ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا۔
2. **مثال:** اکثر شیمپو کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ بالوں سے خشکی کا خاتمہ کرتی ہے جب کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

اس طرح تاجر ایک ممنوع عمل کا مرتکب ہو جاتا ہے جس سے شریعت انہیں منع کرتی ہے اور یوں دھوکہ دہی کا ارتکاب کرتا ہے۔

حرام چیزوں کے اشتہار سے اجتناب

اسلامی شریعت ہر قسم کے خیر و مصلحت کے امور کا حکم دیتا ہے اور ضرر رساں چیزوں کے استعمال سے منع کرتا ہے، اور اس کے اشتہارات سے بھی منع کرتا ہے۔ اس طرح سے تجارت جہاں ایک طرف منفعت متوقع ہوتی ہے تو حرام چیزوں کے اشتہار سے نقصان بھی ہوتا ہے جس کے منع پر اسلامی شریعت تاکید کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ [29]

آپ ان کے لئے پاک چیزوں کے حلال ہونے اور نجس اشیا کے حرام ہونے کا بیان کر دیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاک چیزوں کو ان کے مفید ہونے کی وجہ سے حلال کیا ہے جب کہ نجس کو ان کے مضر ہونے کی وجہ سے حرام ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ نے اشیاء کے استعمال میں حَلاَلاً طَیِّباً کا لفظ استعمال کیا ہے جو روح اور جسم کے لئے اہم ہیں۔

اشتہارات کے ذریعے اشیاء کے استعمال پر چونکہ ترغیب پیدا ہوتی ہے اس لئے حرام چیزوں کا اشتہار گویا ان حرام اشیاء کے استعمال پر ہی ترغیب ہے اور برائی و گناہ میں تعاون ہے۔اس قسم کے اشتہارات کی چند صورتیں یہ ہیں:

- شراب اور دوسرے منشیات یا اس کے باعث بننے والے اشیاء کے اشتہارات۔
- ایسے اشتہارات جو لوگوں کو سودی معاملات پر ابھارتے ہوں۔
- موسیقی کے مجالس کے اشتہارات۔
- غیر شرعی کاروبار کے اشتہار کے خدمات انجام دینا جو کہ برائی میں تعاون ہے۔
- انٹرنٹ پر فحش ویب سائٹس کا اشتہار وغیرہ۔

اشتہار فحش اور شہوانی جذبات ابھارنے والے نہ ہوں

اسلام ہمیں پاک دامن اور بہترین اخلاق سے مزین ہونے کا حکم دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی بلند اخلاق کا اللہ تعالیٰ نے مدح فرمائی ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ [30]

اخلاق حمیدہ جس کا شریعت مطالبہ کرتا ہے وہ مخالف جنس کے ساتھ خلوت سے اجتناب، عورت کے ستر کے ساتھ ساتھ ایسی آواز یا حرکات سے اجتناب کرنا ہے جس سے مخالف جنس کی خواہشات ابھرتے ہیں کیونکہ یہ سب مفسد اور فحاشی کے پھیلاؤ کے اسباب ہیں۔ جس کسی کو اس قسم کے اشتہارات (خواہ صوتی ہوں یا سمعی وبصری) کے ذریعے ان اختلاط اور فجور کے مناظر دیکھنے کو ملیں تو اس کے ذہن میں یہ کم تر گناہ بلکہ زندگی کا معمول اور اعلیٰ تہذیب کے اخلاق تصور ہوتے جائیں گے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے کاروبار والوں کے بارے میں سخت وعید فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[31]"جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہو گا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں اور آپ نہیں جانتے۔"

آج کل کئی اشتہارات میں عورت کو سامان تجارت کے نمائش کا مرجع بنایا گیا ہے جس سے اس کی وقار اور عزت مجروح ہوتی ہے۔ لباس کے اشتہارات، صابن، تیل، شیمپو، زیورات ، مکانات وغیرہ کے اشتہارات میں عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ مشتہر عورت کے حسن کی تشہیر سے گاہک کو متاثر کرنے کی کوشش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض الیکٹرانک میڈیا پر اشتہار کے لئے نرم اور سریلی آواز والی عورتوں کے ذریعے تجارت کو فروغ دینے کی کوشش کی جاتی ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں منع فرمایا ہے کہ ایسی آواز سے اجتناب کیا جائے جو لوگوں کے دلوں میں نفسانی خواہشات کے جذبات ابھارتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوفاً، وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى[32].

"اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔"

اشتہار میں دوسروں کے پراڈکٹس اور خدمات کو ناقص نہیں دکھانا چاہیے

اسلامی شریعت اگرچہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کو منع نہیں کرتا لیکن دوسروں کے مال اور خدمات کی تذلیل کر کے انہیں ناقص ثابت کرنے کی کوشش کی بھی اجازت نہیں دیتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ[33]"یعنی مومن نہ کسی کو ضرر پہنچائے گا اور نہ خود ضرر میں پڑے گا۔"

غیر شرعی عقائد وافعال کی اشتہار سے اجتناب

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں صحیح عقیدہ راسخ کرنے کے لئے انبیاء کرام علیہ السلام بھیجے اس لئے اس قسم کے عقائد و نظریات کے اشتہارات سے اجتناب کرنا چاہئے جو اسلامی شریعت کے مخالف ہوں، یعنی شرکیہ افعال کے اشتہار یا ایسے مجالس جس میں قرآن وسنت کی توہین کی جاتی ہو یا نجومیوں، عاملوں جادوگروں اور جعلی پیروں کے اشتہارات وغیرہ۔ اردو اخبارات کے بعض سنڈے میگزین میں اکثر ان کے اشتہارات ہوتے ہیں جو نعوذ باللہ خدائی دعوئے کرتے ہیں۔

دوسروں کو تکلیف پہنچانے والے اشتہارات سے اجتناب

کئی اشتہارات عوام کے لئے ذہنی کوفت کا باعث بنتے ہیں بڑے بڑے سائن بورڈ جو نہ چاہتے ہوئے بھی پڑھے جاتے ہیں جو ایک طرف اسراف کے زمرے میں آتے ہیں تو دوسری طرف لوگوں کے ذہنی سکون کو ختم کرتی ہے اس قسم کے خرچ کا بوجھ بھی گاہک سے سامان کی قیمت میں وصول کی جاتی ہے جو ایک یقیناً ظلم ہے اور اسراف کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ[34]"یعنی اسراف نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اور اللہ تعالی کا یہ قول بھی ہے:

> وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيراً، إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً[35]"یعنی اسراف نہ کیا کرو بیشک اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا ناشکرا ہے۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا فرمان "لاَ ضَـرَرَ وَلاَ ضِـرَارَ" بھی ایسی اشتہارات کی نفی کرتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں اشتہار پر خرچ کم کرکے اشیاء کی قیمت میں مناسب کمی لائی جاسکتی ہے جو گاہک کی زیادہ دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے۔

اشتہار میں موقع ومحل کا خیال رکھنا چاہیے

اشتہارات جب موقع محل کے مناسبت سے شائع کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے مقصد کے حصول میں بھی بارآور ثابت ہو جاتے ہیں اور عوام تکلیف اٹھانے سے بھی بچ جاتے ہیں مثلاً اشتہارات عام شاہراہوں سے فاصلے پر اور مضبوط ہوں جو نظر پر بوجھ نہ بنیں اور حادثات کا باعث بھی نہ ہوں، اس طرح تعلیمی اشتہارات تعلیمی اداروں کے نزدیک ہونے چاہیے، صحت سے متعلق اشتہارات ہسپتال کے نزدیک اور دوسرے اشیاء کے اشتہارات بازار میں اپنے مناسب مقامات پر کرانے چاہیے۔

ٹی وی پر چلنے والے اشتہارات میں بھی وقت کا خیال رکھنا چاہئے اور فیملی پرائم ٹائم پر ایسے پروگرام کی شکل میں اشتہار نہیں دینے چاہیے جو بچے اور والدین ایک ساتھ نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات بھی نامناسب مقام پر دیے گئے ہوتے ہیں جس کے لئے ایک الگ اشتہاری صفحہ شامل کی جائے جو متعلقہ لوگ پڑھیں گے۔ اس کے لیے کلاسیفائیڈ اشتہارات کا صفحہ مناسب ہیں۔

اشتہار کے الفاظ عام فہم، واضح اور دھوکہ دہی سے پاک ہونے چاہیے

ایسے اشتہارات سے گریز کرنا چاہیے جس میں اس چیز کا اصل اثر اشتہار میں دئے گئے دعوے سے مختلف ہو خاص کر صحت سے متعلق اشیاء کی۔ اسی طرح اشتہار کے الفاظ عام فہم ہونے چاہیے تاکہ بعد میں صارف اپنے عمل پر پچھتائے اور نہ کوئی غیر متوقع نقصان اٹھائے۔ ایسے اشتہارات اکثر ٹیلی کام کمپنیوں میں بہت عام ہیں جو صارف کو غیر واضح پیکیج میں پھنسا لیتے ہیں جب کہ صحت سے متعلق خلاف حقیقت اشتہار کی مثال انڈیا کی ایک کمپنی کی تیار کردہ میجی سوپ کے بارے میں اشتہار "Happy Heart, Happy Soup" کا دیا گیا تھا لیکن تجزیئے سے پتہ چلا ہے کہ اس میں نمک کی کافی مقدار شامل ہوتی ہے جو جسم میں سوڈیم خارج کر کے بلند فشار خون کا سبب بنتا ہے نہ کہ ہیپی ہرٹ۔

صارفین میں تعیشات کی زیادہ سے زیادہ طلب پیدا کرنے سے پرہیز کرنا

بہت سی اشیاء و خدمات ایسی بھی ہیں جن کے بغیر بھی انسان کی زندگی بڑے آرام سے گزر جاتی ہے۔ ان کا استعمال محض لطف اٹھانے اور عیش پرستی کے لئے ہوتا ہے۔ علم معاشیات میں ان اشیاء و خدمات کو تعیشات یا (Luxuries) کہا جاتا ہے۔ جب ایسی اشیاء کی ایڈورٹائزنگ کی جاتی ہیں تو اس کے نتیجے میں عوام الناس میں اس کی ڈیمانڈ پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بھی اس ڈیمانڈ کو پورا کرنے کے لئے دولت کو ہر جائز و ناجائز طریقے سے حاصل کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں دنیا پرستی، دولت کی ہوس اور ایک دوسرے سے معاشی مقابلے کی جو فضا پیدا ہوئی ہے اس میں بلاشبہ ایڈورٹائزنگ کا بڑا ہاتھ ہے۔ اگر کوئی غریب آدمی اپنی خواہش پوری نہ کر سکے تو وہ مستقلاً مایوسی (Frustration)، بے چارگی اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں بہت سے نفسیاتی، معاشی اور عمرانی مسائل جنم لیتے ہیں۔ لہذا اشتہارات میں ایسی سرگرمیوں کو کم سے کم اہمیت دی جانی چاہئے۔

خلاصۂ بحث

دور حاضر میں مصنوعات کی تشہیر تجارتی فروغ کے اچھے وسائل میں سے ہے جس کے بغیر معاشی اور تجارتی استحکام مشکل ہے لیکن ساتھ ہی اشتہار کے ذریعے صارفین کے استحصال کیا جانا بھی معمول بن چکا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے قواعد و ضوابط وضع کیے جائیں تاکہ صارفین کے حقوق کو تحفظ دیا جا سکے اور انہیں اپنے حقوق کا ادراک حاصل ہو جائے تاکہ کوئی ان کے ساتھ ظلم نہ کریں اور ساتھ ہی تاجروں کے پیشے کو مناسب ترقی دے کر انہیں دنیا و آخرت میں عزت کا مقام حاصل ہو جائے۔

اسلامی ملک ہونے کے ناطے اس کے لئے قرآن و حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں قانون سازی کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے ملک کا معاشی نظام تاجروں کے لئے سازگار بن جائے اور دوسرے ممالک سے بھی سرمایہ کار یہاں آکر سرمایہ کاری کریں کیونکہ درست قانون سازی اور اس پر سخت عمل درآمد سے تاجر اور صارف دونوں کے حقوق کا یقینی تحفظ ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی اگر کوئی

فرد یا کمپنی ان قوانین کے خلاف ورزی کا مرتکب پائے جائیں تو ان کے خلاف فوراً قانونی کاروائی بھی ہونی چاہیے۔

حواشی و حوالہ جات

1 العابد احمد عبیدہ داود، المعجم العربی الأساسی: ۸۶۲، لاروس، بیروت

2 ۔ابراہیم مصطفیٰ المعجم الوسیط ۲:۶۳۱، دار احیاء التراث العربی

3 ایضاً

4 ایضاً

5 الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ ۵: ۲۶۱، وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیہ، الکویت، ۱۴۰۴ھ

6 المعجم العربی الأساسی: ۸۶۲،

7 سورۃ الاعراف ۷: ۳۲

8 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۷۵

9 القرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن ۲: ۳۰۶، دار الحدیث، القاہرہ، ۲۰۰۲ء

10 العسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری ۴: ۳۵۷، دار التقوی للنشر والتوزیع، القاہرہ

11 الصبرۃ: الکو مۃ المجموعۃ من الطعام،سمیت صبرۃ لإفراغ بعضھا علی بعض یعنی الصبرۃ غلہ کے ڈھیر کو کہتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہو۔(النووی، ابوزکریا یحیی بن شرف مری، شرح صحیح مسلم ۲: ۱۰۹، دار الفکر، بیروت

12 مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب من غش فلیس منا، حدیث(۱۰۲) دار إحیاء التراث العرب، بیروت

13 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن کثیر، مترجم محمد جوناگڑھی، تفسیر سورہ الجمعہ آیت ۴، ۱۱: ۴۶۷، حسن القرآن پبلشر کراچی

14 آپ دحیہ بن خلیفہ الکلبی بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امراء القیس بن خزرج، صحابی تھے۔ ۶ھ میں شاہ روم قیصر کے پاس آپ ﷺ کے قاصد کی حیثیت سے گئے تھے۔ غزوات میں شریک رہے۔ جبرئیلؑ امین ان کی صورت میں آپ ﷺ کے پاس وحی لاتے تھے۔ معاویہؓ کے دور میں فوت ہوئے۔(ابن الاثیر، اسد الغابہ ۱: ۳۵۵، دار احیاء التراث، بیروت)

15 القرطبی، الجامع لأحکام القرآن ۹: ۲۵۳---ابن عاشور، التحریر والتنویر ۱۱: ۲۲۸

16 أيضاً

17 سورۃ الحج ۲۲:۷۸

18 البخاری، صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الشرب في آنية الذهب ۷: ۱۴۶

19 صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامها، حدیث (۵۳۸۶)

20 سورۃ الأنعام ۶: ۱۵۲

21 ألترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة، الجامع الصحیح سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التجار، حدیث (۱۲۰۹)، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، ریاض۔ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

22 سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار، حدیث (۱۲۱۰) اور اسے حسن صحیح حدیث کہا ہے۔

23 صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا ۳: ۶۷۔۔۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب الصدق في البیع والبیان حدیث (۱۵۳۲)

24 الغزالی، محمد بن محمد ابو حامد، إحیاء علوم الدین ۳: ۶۹، الدار البیضاء

25 صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدین النصیحة، حدیث (۵۶)

26 أحمد بن حنبل ابو عبد الله الشیبانی، مسند الإمام أحمد، باب: حدیث واثلة بن الأسقع من الشامیین رضی الله عنه، حدیث (۱۶۰۱۳)، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، ۱۹۹۹ء۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

27 مصطفی الخن، ڈاکٹر، الفقه المنہجی ۴: ۲۲، دار القلم للطباعة والنشر والتوزیع، دمشق، ۱۹۹۲ء

28 مسند الإمام أحمد، حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها حدیث (۲۴۵۱۴)۔۔۔ سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب فی من اشتری عبداً فاستعمله ثم وجد به عیباً، حدیث (۱۲۸۵) اور اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

29 سورۃ الأعراف ۷: ۱۵۷:

30 سورۃ القلم ۶۸: ۴

31 سورۃ الاسراء ۱۷: ۷۰

32 سورۃ الأحزاب ۳۳: ۳۲-۳۳

33 مالک بن انس، موطأ مالک، کتاب الأقضیة، باب القضاء فی المرفق، حدیث (۱۴۲۴) موسسة زائد بن سلطان النہیان، امارات، ۲۰۰۴ء۔ البانی نے اسے صحیح حدیث کہا ہے۔

34 سورۃ المائدۃ ۵: ۳۱۔۔۔ سورۃ الأنعام ۷: ۱۴۱

35 سورۃ الاسراء ۱۷: ۲۶-۲۷